حافظِ حدیث رسول ثقلین

حضرت خواجہ قطب الدین حیدر بخاری قدس سرہٗ العزیز

نام ونسب:

آپ کا اسم مبارک شاہ قطب الدین، عرف محمد اشرف اور لقب حیدر حسین ہے۔آپ کی نشو ونما اور تعلیم و تربیت نہایت پاکیزہ ماحول میں ہوئی۔ آپ بخاری سید تھے۔نسب نامہ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔آپ کا آبائی وطن ماورالنہر ہے۔

علمی مقام:

مختلف اساتذہ سے تفسیر، حدیث، فقہ، منقولات اور معقولات میں یدطولیٰ اور مہارت تامہ حاصل کی۔آپ ایک باعمل عالم و فاضل تھے کئی زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔تفسیر اور حدیث کی تعلیم و تدریس بھی فرمایا کرتے تھے اور بہت سی کتب کی شرح اور حواشی بھی لکھے۔

باطنی انتساب:

ذوق طریقت اور شوق نسبت آپ کو سرہند شریف میں قیوم اربع حضرت خواجہ محمد زبیر فاروقی قدس سرہ کی خدمت میں لے آیا۔شرف بیعت اور حصول نسبت کے بعد پندرہ برس اپنے مرشد و مربی کی صحبت و خدمت میں رہے اور خلافت واجازت سے مشرف ہوئے۔شریعت وطریقت اور زہد وتقویٰ میں منفرد و ممتاز تھے۔آپ اپنے پیر روشن ضمیر کے انتقال پُر ملال کے بعد مسند پر فائز ہوئے اور بیس برس تک سرہند شریف میں تشنگانِ طریقت اور طالبانِ معرفت کو رشد و ہدایت سے نوازتے رہے۔

دریں اثنا ایک صاحبزادہ صاحب سے کسی بات پر عناد ناحق شروع ہوگیا جو طوالت پکڑ گیا بالآخر آپ سرہند شریف کو مجبوراً خیر آباد کہہ کر دہلی میں عارف باللہ حضرت خواجہ باقی باللہ احراری قدس سرہ کے آستانہ پر کچھ عرصہ قیام پذیر رہے یوں آپ کی غیرت ورنجیدگی سے سرہند میں چھ برس لرزہ وزلزلہ رہا اور وہ تباہ وفنا ہوگیا۔اس لئے آپ کو فانی سرہند کہتے ہیں۔امام رفیع الدین فاروقی قدس سرہ کو بانی سرہند کہا جاتا ہے۔

زیارت حرمین:

۱۱۷۳ھ میں آپ حضرت حافظ جمال اللہ قدس سرہ کو اپنا جانشین مقرر فرما کر زیارت حرمین کے لئے تشریف لے گئے جذب واشتیاق کا یہ عالم تھا کہ قدم قدم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے اور ہر فرسنگ (تقریباً پانچ کلومیٹر) پر دوگانہ نماز ادا کرتے تھے دوران نماز طرح طرح کے عجائبات وکرامات ملاحظہ میں آئے۔ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر نماز شکرانہ ادا کر کے ننگے پاؤں شہر طیبہ میں داخل ہوئے اور دیوانہ وار درو دیوار کو چومتے ہوئے روضہ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور بارگاہ رسالت مآب علیٰ صاحبھا الصلوات میں بزبان حال عرض گزار ہوئے کہ اب کہیں نہیں جاؤں گا آپ کے مبارک قدموں میں ہی جان دے دوں گا۔ حضرت حکیم سنائی رحمتہ اللہ علیہ نے خوب کہا ہے:

با دوقبلہ دررہ توحید نتواں رفت راست

یا رضائے دوست باید یاہوائے خویشتن

ترجمہ:

"راہ توحید میں دوقبلوں سے چلنا روانہیں یا تو رضائے دوست چاہیے یا اپنی مرضی کرنی چاہیے"

ارباب مکاشفہ کو حضور ﷺ کی طرف سے بشارت ہوئی کہ قطب الدین میرا فرزند اور مہمان ہے اس سے باطنی فیوض و برکات حاصل کرو چنانچہ بہت سے لوگ آپ کی خدمت بابرکت میں بغرض نیاز واحترام حاضر ہوکر آپ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور دارین کی نعمتوں سے سرفراز اور حصولِ مراد کو پہنچے۔ مدینہ منورہ میں آپ کی بدولت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج واشاعت ہوئی اور آپ مدینہ منورہ میں ہند الولی کے لقب سے مشہور تھے۔

وصال:

آپ کا وصال ۱۱ رجب المرجب ۱۱۸۰ھ بمطابق ۱۷۶۶ء میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ سرکار دوعالم ﷺ کی جالی مبارک سے ایک دستار مبارک ہوئی اور ارشاد ہوا کہ:

"میرے فرزند قطب الدین کو اسی کا کفن دو چنانچہ وہ دستار فیض آثار آپ کی تدفین کے لئے کافی ہوئی"

آپ قدوۃ الاقطاب حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ اور حضرت خواجہ سید آدم قدس سرہ کے مزارات کے قریب نواسہ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے روضہ مبارک کے شمال مغربی گوشہ میں جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔